21785 ـ عاشوراء کے ساتھ نومحرم کے روزے کا استحباب

سوال

میں اس سال عاشوراء کا روزہ رکھنا چاہتا ہوں ، مجھے کچھ لوگوں نے بتایا ہے کہ میں عاشوراء کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی رکھوں ، توکیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی راہنمائي ملتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ : جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کا روزہ خود بھی رکھا اوردوسروں کو بھی اس کا حکم دیا تو صحابہ کرام انہیں کہنے لگے یھودی اورعیسائي تو اس دن کی تعظیم کرتے ہیں ۔

تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : آئندہ برس ہم ان شاء اللہ نو محرم کا روزہ رکھیں گے ، ابن عباس رضي اللہ تعالی کہتے ہیں کہ آئندہ برس آنے سے قبل ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1916) ۔

امام شافعی اور ان کے اصحاب ، امام احمد ،امام اسحاق ، اوردوسروں کا کہنا ہے کہ :

نومحرم اوریوم عاشوراء یعنی دس محرم دونوں کا روزہ رکھنا مستحب ہے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ رکھا اورنو محرم کا روزہ رکھنے کی نیت کی ۔

تواس بنا پر یوم عاشوراء کے مراتب اوردرجات ہیں ، کم ازکم درجہ یہ ہے کہ صرف دس محرم کا روزہ رکھا جائے ، اوراس سے اوپروالا درجہ یہ ہے کہ دس کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی رکھا جائے ، محرم میں جتنے بھی زیادہ روزے رکھے جائیں گے وہ افضل اوربہترہیں ۔

اگر آپ یہ کہیں کہ دس محرم کے ساتھ نومحرم کاروزہ رکھنے میں حکمت کیا ہے ؟

تواس کا جواب یہ ہے :

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمارے اصحاب اوردوسرے علماء کرام نے نومحرم کے روزے کی حکمت میں کئي ایک وجوہات بیان کی ہیں :

پہلی :

اس سے یہود ونصاری کی مخالفت مقصود ہے ، کہ وہ صرف دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے ۔

دوسری :

اس کا مقصد ہے کہ یوم عاشوراء کے ساتھ اور روزہ بھی ملایا جائے ، جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ۔

تیسری :

دس محرم کا روزہ رکھنے میں احتیاط کہ کہیں چاند کم دنوں کا نہ ہو ،جس کی بنا پر غلطی ہوجائے اس لیے نومحرم کا روزہ رکھنا عدد میں دس محرم ہوجائے گا ۔ انتھی ۔

ان وجوہات میں سب سے قوی اورصحیح وجہ یہی ہے کہ اہل کتاب کی مخالفت مراد ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں اہل کتاب سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے مثلا یوم عاشوراء کے بارہ میں ہی فرمایا کہ :

(اگر میں آئندہ برس زندہ رہا تو نومحرم کا روزہ رکھوں گا) دیکھیں الفتاوی الکبری (6) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس حدیث پر تعلیق کرتےہوئے کہتے ہیں :

(اگر میں اگلے برس تک باقی رہا تو نومحرم کا روزہ رکھوں گا)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جونومحرم کے روزے کا ارادہ اورقصد کیا اس کے معنی میں احتمال ہے کہ صرف نو پرہی منحصر نہیں بلکہ اس کے ساتھ دس کا بھی اضافہ کیا جائے گا ، یا تو اس کی احتیاط کےلیے یا پھر یہود ونصاری کی مخالفت کی وجہ سے ، اوریہی راجح ہے جو مسلم کی بعض روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے ۔ انتھی ۔

ديكهيں فتح البارى (4 / 245) ۔

واللہ اعلم .